سوال

(124)ہندو کو کرایہ پر زمین دینا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ایک شخص ہے جواپنے آپ کو اہلحدیث کہلاتا ہے اس نے نفع پر اپنی ملکیت ایک ہندو کو دی ہے اور وہ ہندو کاروبار کر رہا ہے اور ہندو تو سود کا لین دین کرتے ہیں اور جب اسے کہا جاتا ہے تو جوابا کہتا ہے کہ میں نے اسے سود لینے کے لیے تو نہیں کہا اور نہ ہی میں سود کھاتا ہوں اگرچہ رقم ہم دونوں کی مشترکہ ہے لیکن میں صرف اپنا نفع لیتا ہوں جب کہ اس کا شریک وہ رقم سود پر بھی دیتا ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

واضح ہو کہ ہندو ہو یا مسلمان ہر اس شخص کے ساتھ عقد شرکت ناجائز ہے جو سود لیتا یا دیتا ہے چونکہ ہندو یقینا سود لیتے اور دیتے ہیں ان کے ساتھ عقد شراکت بالکیہ ناجائز ہے۔ سود کھانے والے، سود دینے والے، اور سود کی کتابت کرنے والے، اور سودی کاروبار کے شاہد سب کے سب گناہ میں برابر کے شریک ہیں اور سب پر رسول اکرم ﷺ نے لعنت فرمائی ہے۔

اس حدیث شریف سے معلوم ہوا کہ سود کسی بھی صورت میں جائز نہیں۔ حتیٰ کہ سودی کاروبار کا کاتب بھی ملعون ہے۔ حالانکہ کتابت یا شاہدی یہ کوئی عقد نہیں اور نہ ہی ان کو کچھ حصہ ملتا ہے ان کا صرف اتنا تعلق ہے اس کے باوجود بھی ان پر لعنت فرمائی گئی ہے تو پھر بتائیے کہ جو سود کی رقم میں شریک ہو وہ اس سے کس طرح بچ سکتا ہے۔ اگر سود ہندووں کے ہاتھوں جائز ہوتا تو پھر ہر کوئی اپنی دوکان پر ہندو کو رکھ لیتا پھر اپنے خیال سے سود کما کر مالک کو گھر بیٹھے امیر کر دیتا اور اگر کوئی اعتراض کرتا تو کہہ دیتا کہ میں نے کب اس کو سود لینے دینے کے متعلق کہا ہے وہ اپنے طریقے سے نفع حاصل کر کے دیتا ہے کیا اس طرح کسی ہندو کے ذریعے گھر بیٹھے منافع کمائے کیا اسے جائز کہا جائے گا ہر گز نہیں اگر اپنا کاروبار چمکانے کے لیے ایسے حیلے جائز رکھیں جائیں گے تو پھر سود سے منع کیونکر وارد ہوئی؟

اگر اس طرح حیلوں کا دروازہ کھلا چھوڑ دیا جائے تو پھر قرآن کریم میں بنی اسرائیل پر ملامت کیونکر وارد ہوئی کہ جب انہیں ہفتہ کے دن شکار سے منع فرمائی گئی لیکن انہوں نے ہفتہ کے دن شکار تو نہ کیا لیکن مچھلیوں کو واپس جانے سے روکا اور شکار اتوار کے دن ہی کیا تو انہیں اصلاً جس بات سے روکا گیا تھا انہوں نے وہی بات دوسرے طریقے سے اختیار کی۔

حاصل مطلب یہ کہ جس کام یا فعل سے منع کیا گیا ہے وہ خود کرنا یا دوسرے سے کروانا ایک ہی بات ہے جس طرح ناحق قتل کرنا ناجائز ہے مگر اگر کوئی شخص خود تو کسی کو قتل نہیں کرتا بلکہ کچھ رقم کسی کو دے کر قتل کرواتا ہے تو اسے خود قتل کروانے کا مجرم نہیں بلکہ اسے خود قاتل ہی تصور کیا جائے گا۔ پھر خواہ اس نے وہ کام خود نہیں کیا مگر اسی کی رقم پر ہوا لہذا سود کسی بھی صورت میں جائز نہیں ہے۔

''نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ سود کا گناہ 70 حصے ہے اس کا کم حصہ یہ ہے کہ کوئی شخص اپنی والدہ کے ساتھ زنا کرے۔'' (ابن ماجہ)

اس کے علاوہ ہندو کے ساتھ عقد شرکت کو کتب شرع میں ناجائز کہا گیا ہے کیونکہ کئی افعال کو ہندو جائز سمجھ کر کرتا ہے جو مسلمان کے لیے ناجائز ہے۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ راشدیہ

صفحہ نمبر 477

محدث فتویٰ